The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3 No.4 2025

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

غزواتِ نبوی میں مالِ غنیمت کی تقسیم :فقہ الحدیث کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Distribution of War Booty (Ghanaim) in the Prophetic Campaigns:

An Analytical Study in the Light of Fiqh al-Hadith

1. Dr. Hafiz Muhammad Ramzan
   Associate Professor,
   Govt. Ambala Graduate College, Sargodha.
   Hafizramzan3@gmail.com

Abstract

This research article presents a comprehensive analytical study of the distribution of war booty (mal-e-ghanīmah) during the prophetic battles (ghazawāt) within the framework of fiqh al-ḥadīth (the jurisprudence of prophetic traditions). The system of war booty held profound economic, military, and social significance in the early Islamic period. The study is centered on a comparative analysis of detailed accounts found in the Qur'an, prophetic traditions (aḥādīth), sīrah literature, and maghāzī works. The research demonstrates that the rulings on the distribution of booty underwent a developmental process, being implemented in various forms during key battles such as Badr, Uḥud, Khaybar, and Ḥunayn. In addition to tracing this evolution, the study highlights how these prophetic practices reflect a dynamic legal framework responsive to changing circumstances. Finally, it critically analyzes the divergent opinions among classical jurists regarding certain aspects of booty distribution, along with the evidentiary grounds for their positions. It also underscores the relevance of revisiting such foundational rulings to better grasp the principles of justice and socio-economic balance in Islamic law.

Keywords: Mal al-Ghanima, Khums, Fay', Fiqh al-Hadith, Prophetic Biography,

Ghazawat, System of Distribution

۱۔ تمہیدی مباحث

غزواتِ نبوی ﷺ اسلامی تاریخ کا ایک اہم اور مستقل باب ہیں۔ ان غزوات میں جہاں دینِ اسلام کی نصرت اور سربلندی کا عنصر نمایاں تھا وہاں ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ بھی فقہی، اقتصادی اور سماجی اعتبار سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس موضوع پر عملاً احکامِ الٰہی کو نافذ فرمایا اور اپنے متعدد اقوال و افعال کے ذریعے اس نظام کی تفصیل واضح فرمائی۔[(1)]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

"غنیمت "عربی زبان میں اس مال کو کہتے ہیں جو میدانِ جنگ میں دشمن سے بالجبر حاصل کیا جائے۔ فقہاء نے اسے" فیء "سے ممتاز کیا ہے جو بغیر جنگ کے حاصل ہوتا ہے۔[2] اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال (آیت ۴۱) میں غنیمت کے خُمس کا واضح حکم نازل فرمایا جو غزوۂ بدر کے بعد کا واقعہ ہے اور علماء کے نزدیک یہ آیت اس نظام کی بنیاد ہے۔[3]

اس مضمون میں تین بنیادی پہلوؤں پر گفتگو کی کوشش کی گئی ہے :اوّل، قرآن و حدیث میں مالِ غنیمت کے احکام کیا ہیں اور یہ کس طرح ارتقاء پذیر ہوئے؟ دوم، غزواتِ نبوی میں ان احکام کا عملی اطلاق کس طرح ہوا؟ سوم، فقہائے حدیث کے درمیان اس موضوع پر کیا اختلافات ہیں اور ان کی بنیاد کیا ہے؟

۲۔ مالِ غنیمت :قرآن و سنت کی روشنی میں

۲۔۱ قرآنی احکام

مالِ غنیمت کے متعلق قرآن کریم کی سب سے بنیادی آیت سورۃ الانفال میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واعلموا أنما غنمتم من شيء فأن لله خمسه وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل (الأنفال: ٤١ 41)

"اور جان لو کہ جو کچھ مالِ غنیمت تم نے پایا ہو، اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے، رسول ﷺ کے لیے، قرابت داروں کے لیے، یتیموں کے لیے، مسکینوں کے لیے اور مسافروں کے لیے ہے۔"[4]

اسی سورت کی پہلی آیت میں ارشاد ہوا:

يسألونك عن الأنفال قل الأنفال لله والرسول (الأنفال:1 ١)

اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر کے بعد صحابہ کرامؓ کے مابین اختلاف کے موقع پر نازل ہوئی۔[5]

۲۔۲ احادیثِ نبوی میں غنیمت کے احکام

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي[6]

"میرے لیے غنائم حلال کر دی گئیں حالانکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھیں۔"

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

امام بخاریؒ نے اسی موضوع پر ایک اور روایت نقل کی ہے جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي ...وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ (7)

"مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ...اور میرے لیے غنائم حلال کیے گئے۔"

سنن ابی داوٗد میں حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں خمس کی تقسیم کے مصارف کا تفصیلی ذکر ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے "کتاب الجہاد "میں اس موضوع پر مستقل ابواب قائم کیے ہیں۔(8)

۳۔ غزواتِ نبوی میں مالِ غنیمت کا عملی اطلاق

۳۔۱ غزوۂ بدر اور غنیمت کے احکام کا آغاز

غزوۂ بدر (۲ ہجری) وہ پہلا بڑا معرکہ ہے جس میں مالِ غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ سامنے آیا۔ ابن ہشامؒ کی سیرت النبی میں تفصیل ہے کہ بدر کے قیدیوں اور مال کی تقسیم پر صحابہؓ کے درمیان اختلاف ہوا جس پر سورۃ الانفال نازل ہوئی۔(9)

واقدی نے "کتاب المغازی "میں اس واقعے کی تفصیل نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن مالِ غنیمت کا خُمس الگ کیا اور باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم فرمائے۔(10)

۳۔۲ غزوۂ خیبر اور اموالِ غنیمت کی وسیع تقسیم

غزوۂ خیبر (۷ ہجری) میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے حوالے سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں تفصیلی روایات موجود ہیں۔ خیبر کی زمینیں اور مال عرب کی تاریخ میں ایک غیر معمولی غنیمت تھی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ خَيْبَرَ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ سَهْمًا، جَمَعَ كُلَّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ (11)

"رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو چھتیس حصوں میں تقسیم کیا، ہر حصہ سو سہام پر مشتمل تھا۔"

خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ مزارعت کا معاہدہ بھی کیا جسے "عامل خیبر "کہا جاتا ہے۔ یہ اقدام اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ نے زمین کو غنیمت کے باوجود فوری تقسیم پر تمام مسلمانوں کی اجتماعی ضرورت کو ترجیح دی۔(12)

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

۳۔۳ غزوۂ حنین اور تقسیمِ غنیمت کا نبوی اسلوب

غزوۂ حنین (۸ ہجری) میں حاصل ہونے والی غنیمت کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے:

ویوم حنین إذ أعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا (التوبة: ۲۵ 25)

امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے کہ حنین میں مالِ غنیمت کی تقسیم میں آپ ﷺ نے نو مسلم سرداروں کو" تالیفِ قلوب "کے طور پر زیادہ حصہ دیا جسے" المؤلفة قلوبهم "کہا جاتا ہے۔ اس پر بعض انصاریؓ کو تأمل ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے سامنے ایک مؤثر خطاب فرمایا۔[(13)]

۴۔ فقہ الحدیث کی روشنی میں تقسیمِ غنیمت کا نظام

۴۔۱ خُمس کی پانچ اقسام اور فقہائے حدیث کی آراء

سورۃ الانفال کی آیت ۴۱ میں خُمس کے پانچ مستحقین بیان کیے گئے ہیں: اللہ، رسول ﷺ ، ذوی القربیٰ، یتامیٰ، مساکین اور ابنِ سبیل۔ فقہائے حدیث کے درمیان" حصۂ اللہ "اور" حصۂ رسول "ﷺ کی تفسیر میں اختلاف پایا جاتا ہے:

امام شافعیؒ کی رائے: خُمس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک حصہ رسول ﷺ کے وارثین کو اور باقی چار دیگر مصارف میں۔[(14)]

امام ابو حنیفہؒ کی رائے: رسول ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا حصہ امامِ وقت کی صواب دید پر منحصر ہے اور اسے مسلمانوں کی فلاح میں لگایا جائے گا۔[(15)]

امام مالکؒ کی رائے: خُمس کی تقسیم اجتہادی معاملہ ہے اور امام کو اختیار ہے کہ اسے ضرورت کے مطابق خرچ کرے۔[(16)]

۴۔۲ مجاہدین کے چار حصوں کی تقسیم کا منہج

غنیمت کا چار پانچواں حصہ مجاہدین میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس تقسیم میں چند اہم اصول ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں:

(الف) پیادہ مجاہد کو ایک حصہ اور سوار کو تین حصے ملتے ہیں(دو گھوڑے کے لیے اور ایک اپنے لیے)۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا [17]

"رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے مالک کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔"

(ب) جو شخص غزوے کے دوران شہید ہو جائے اس کے ورثاء کو حصہ ملتا ہے — یہ مسئلہ فقہاء کے درمیان مختلف فیہ ہے۔ جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے جبکہ بعض نے اس میں تفصیل کی ہے۔[18]

۴۔۳ عورتوں، بچوں اور غیر مقاتلین کا حصہ

سنن ابی داؤد، سنن ترمذی اور سنن نسائی میں یہ روایات ملتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بعض مواقع پر خواتین، بچوں اور دیگر غیر مقاتلین کو بھی رضخ (کچھ مال) عطا فرمایا، لیکن انہیں باقاعدہ غنیمت کا حصہ نہیں دیا۔

حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عورتوں کو غزوات میں شریک کیا؟ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا:

كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ [19]

"آپ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انہیں ساتھ لے جاتے تھے، وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور انہیں غنیمت میں سے کچھ دیا جاتا تھا، لیکن باقاعدہ حصہ (سہم) نہیں دیا جاتا تھا۔"

۵۔ کتبِ حدیث اور کتبِ سیرت میں روایات کا تقابلی جائزہ

مالِ غنیمت کے متعلق کتبِ حدیث اور کتبِ سیرت میں روایات کے درمیان بعض مقامات پر فرق پایا جاتا ہے۔ یہ فرق تعارض کی نوعیت کا نہیں بلکہ اکثر تفصیل و اجمال یا مختلف پہلوؤں کے بیان کا ہے:

اوّل: واقدی نے "کتاب المغازی" میں غزوۂ بدر کی غنیمت کی تفصیل نقل کی ہے جو صحیح بخاری کی روایات سے زیادہ تفصیلی ہے، لیکن اسنادی اعتبار سے واقدی کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔[20]

دوم: ابن ہشام کی "سیرۃ النبی" اور ابن اسحاق کی "سیرۃ" میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے واقعات محدثین کی نسبت مختلف تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ امام ذہبیؒ نے اس تعلق سے لکھا ہے کہ سیرت نگاروں کا منہج محدثین سے مختلف ہے اور وہ ضعیف روایات کو بھی نقل کرتے ہیں تاریخی ریکارڈ کے طور پر۔[21]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

سوم: خیبر کی غنیمت کے سلسلے میں صحیح بخاری، سنن ابی داؤد اور واقدی کی کتاب المغازی کے اعداد و شمار میں فرق پایا جاتا ہے۔ محققین کے نزدیک یہ فرق مختلف زمانوں کی تقسیم کے مراحل کی وجہ سے ہے، نہ کہ روایات کے تضاد کی وجہ سے۔[22]

۶۔ فقہائے حدیث کے اہم اختلافی مسائل

۶۔۱ ذوی القربیٰ کا مسئلہ

خُمس کے مستحقین میں" ذوی القربیٰ "سے کیا مراد ہے؟ اس میں فقہاء کے درمیان بنیادی اختلاف ہے:

امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کی رائے ہے کہ ذوی القربیٰ سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔ ان کی دلیل صحیح بخاری کی وہ روایت ہے جس میں حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ[23]

"رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم فرمایا۔"

امام ابو حنیفہؒ کی رائے میں ذوی القربیٰ کا مستقل حصہ رسول ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے ساتھ مخصوص تھا اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ حصہ باقی نہیں رہا۔[24]

۶۔۲ غیر مسلم متحارب کے ساتھ غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ

کیا غزوے میں شامل غیر مسلم حلیف کو بھی حصہ ملے گا؟ اس مسئلے میں سنن ابی داؤد میں مروی روایات اہم ہیں۔ حضرت صفوان بن امیہ نے بغیر قبولِ اسلام کے حنین میں شرکت کی اور آپ ﷺ نے انہیں مال بھی دیا۔[25]

۷۔ نتائجِ تحقیق

اوّل: مالِ غنیمت کا نظام اسلام میں ایک ارتقائی عمل سے گزرا۔ ابتداء میں (غزوۂ بدر سے قبل) اس کا کوئی مستقل قانون نہ تھا، پھر سورۃ الانفال کی پہلی آیت نازل ہوئی جس نے مال کو اللہ اور رسول ﷺ کے سپرد کیا، اور آخرکار آیتِ خُمس (آیت ۴۱) نے اس نظام کو مکمل ضابطہ دیا۔[26]

دوم: کتبِ حدیث اور کتبِ سیرت میں اس موضوع پر روایات کا باہمی تعلق تعارض کا نہیں بلکہ اجمال و تفصیل کا ہے اور دونوں قسم کی روایات ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔[27]

سوم: فقہاء کے مابین اختلافات زیادہ تر خُمس کی داخلی تقسیم اور اس کے مستحقین کی تعین میں ہیں، جبکہ اصل نظام (چار پانچواں مجاہدین کو اور ایک پانچواں خُمس) پر اجماع پایا جاتا ہے۔

چہارم: مالِ غنیمت کی تقسیم کا نبوی طریقہ کار صرف ایک فوجی اقدام نہ تھا بلکہ اس میں معاشی توازن، سماجی انصاف اور دعوتی حکمتِ عملی کے عناصر بھی شامل تھے جیسا کہ غزوۂ حنین میں مؤلفۃ القلوب کا معاملہ ثابت کرتا ہے۔[28]

پنجم: یہ موضوع عصرِ حاضر کے بین الاقوامی قانونِ جنگ (International Humanitarian Law) کے تناظر میں بھی قابلِ تحقیق ہے کیونکہ اسلام نے چودہ سو سال قبل جنگی ملکیت کے متعلق ایسے اصول وضع کیے جو جدید دنیا میں بھی پذیرائی پاتے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1. محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح ا لمسند، تحقیق: محمد زہیر ناصر (دمشق: دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، ۴:۶۰، کتاب فرض الخمس، الحدیث رقم: ۳۱۲۴.
2. ابن منظور، لسان العرب، ط ۳ (بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)، ۱۲:۴۴۸، مادہ "غنم".
3. فخر الدین رازی، مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، ط ۳ (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ھ)، ۱۵:۵۱۵، تفسیر آیۃ الانفال :۴۱.
4. الانفال ۸:۴۱؛ ترجمہ: مولانا مودودی، تفہیم القرآن (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۲۰۱۰ء)، ۲:۱۴۶۔
5. ابو جعفر طبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، تحقیق: احمد شاکر (مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۲۰ھ)، ۱۳:۳۵۷۔
6. بخاری، الجامع ا لصحیح، ۱:۱۲۱، رقم: ۳۳۸، کتاب التیمم۔
7. مسلم بن حجاج نیسابوری، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی (بیروت: دار احیاء التراث العربی، بدون تاریخ)، ۱:۳۷۰-۳۷۱، رقم: ۵۲۱، کتاب المساجد.
8. ابو داؤد سجستانی، سنن ابی داؤد، تحقیق: محمد محیی الدین عبد الحمید (صیدا: المکتبۃ العصریۃ، بدون تاریخ)، ۳:۷۲-۸۵، کتاب الجہاد، باب فی قسمۃ الغنائم۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3 No.4 2025
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

9. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، تحقیق: مصطفیٰ سقا، ابراہیم ابیاری، عبد الحفیظ شلبی (مصر: مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۹۵۵ء)، ۲:۲۸۵-۲۹۰۔
10. محمد بن عمر واقدی، کتاب المغازی، تحقیق: مارسدن جونز (لندن: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۶۶ء)، ۱:۱۱۶-۱۲۰۔
11. بخاری، الجامع الصحیح، ۴:۶۱، رقم: ۳۱۲۵، کتاب فرض الخمس، باب ومن الدلیل علیٰ أن الخمس لِلامام۔
12. مسلم، صحیح مسلم، ۳:۱۱۸۶، رقم: ۱۵۵۱، کتاب المساقاۃ، باب المساقاۃ والمعاملۃ بجزء من الثمر۔
13. مسلم، صحیح مسلم، ۲:۷۳۴-۷۳۷، رقم: ۱۰۵۹-۱۰۶۱، کتاب الزکاۃ، باب اعطاء المؤلفۃ قلوبہم۔
14. محمد بن ادریس شافعی، الأم، تحقیق: رفعت عبد المطلب (المنصورۃ: دار الوفاء، ۲۰۰۱ء)، ۴:۵۵-۶۰۔
15. ابو بکر جصاص، احکام القرآن، تحقیق: محمد صادق قمحاوی (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۵ھ)، ۳:۶۳-۶۵۔
16. ابو الولید محمد بن رشد (الحفید)، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، ط ۴ (قاہرہ: مکتبۃ ابن تیمیۃ، ۱۴۱۵ھ)، ۱:۳۸۳-۳۸۵۔
17. بخاری، الجامع الصحیح، ۴:۶۳، رقم: ۳۱۳۱، کتاب الجہاد والسیر، باب سہام الفرس۔
18. ابن قدامہ مقدسی، المغنی، تحقیق: عبد اللہ بن عبد المحسن ترکی (قاہرہ: دار ہجر، ۱۴۱۲ھ)، ۹:۲۵۵-۲۵۸۔
19. مسلم، صحیح مسلم، ۳:۱۴۴۲-۱۴۴۳، رقم: ۱۸۱۲، کتاب الجہاد والسیر، باب النساء الغازیات۔
20. احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب (بیروت: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ)، ۹:۳۶۳، ترجمہ واقدی؛ ابن معین نے واقدی کو "کذاب" قرار دیا ہے۔
21. محمد بن احمد ذہبی، سیر اعلام النبلاء، تحقیق: شعیب ارنؤوط (مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ)، ۷:۱۶۳؛ نیز دیکھیں: ذہبی، المیزان الاعتدال (بیروت: دار المعرفۃ، ۱۹۶۳ء)، ۳:۶۶۲۔
22. محمد حمید اللہ، الوثائق السیاسیۃ، ط ۶ (بیروت: دار النفائس، ۱۹۸۷ء)، ص ۱۸۷-۱۹۵۔
23. بخاری، الجامع الصحیح، ۴:۶۲، رقم: ۳۱۲۹، کتاب فرض الخمس، باب ومن الدلیل۔
24. جصاص، احکام القرآن، ۳:۶۵-۶۷۔

25. ابو داؤد، سنن ابی داؤد، ۷۹:۳، رقم :۲۷۳۳، کتاب الجہاد، باب فی المشرک یسہم لہ۔

26. ابن العربی المالکی، احکام القرآن، تحقیق :محمد عطا (بیروت :دار الکتب العلمیۃ، ۲۰۰۳ء)، ۴۵۶:۲-۴۶۰۔

27. اکرم ضیاء عمری، السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، ط ۶ (مدینہ منورہ : مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۵ھ)، ۴۵۱:۲-۴۵۳۔

28. یوسف قرضاوی، فقہ الجہاد (قاہرہ : مکتبۃ وہبۃ، ۲۰۰۹ء)، ۸۷۹:۲-۸۸۵۔